REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS
FOR INDIA AT No- R-N-61/51

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ٭ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD No P-67.

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

جلد — ۲۲

شمارہ — ۳۲

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۸ رجب ۱۳۹۳ ہجری - ۹ ظہور ۱۳۵۲ ہش - ۹ اگست ۱۹۷۳ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۷ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق کوئی تازہ اطلاع لنڈن سے موصول نہیں ہوئی۔ احباب کو معلوم ہے کہ حضور انور ان دنوں انگلستان کا دورہ فرما رہے ہیں۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت [illegible] اور درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ کا فضل ہر طرح شامل حال رہے۔ آمین۔

قادیان ۷ ظہور۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب آج چار بجے بعد دوپہر حیدرآباد کے لئے روانہ ہو گئے۔ محترمہ بیگم صاحبہ مع بچگان حیدرآباد ہی میں ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب مع اہل و عیال مراجعت فرما ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور بخیریت قادیان واپس لائے۔ آمین۔

قادیان اور اس کے مضافات میں چند دنوں سے لگاتار شدید بارش ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بارش کو خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

رپورٹ نمبر ۱

قرآن عظیم کی وسیع اشاعت اور دیگر اہم دینی اغراض کی خاطر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفر یورپ

کراچی سے روانگی، ایمسٹرڈم میں مختصر قیام اور لنڈن میں ورود مسعود کی تفصیلی رپورٹ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفر یورپ کے سلسلے میں جو پہلی تفصیلی رپورٹ محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے نے بذریعہ ڈاک امیر مقامی ربوہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں ارسال کی ہے وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے:-

رپورٹ نمبر ۱ لنڈن ۷۳-۷-۱۲

مخدومی و محترمی حضرت صاحبزادہ میاں منصور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ امیر مقامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ آج ۹ مورخہ ۷۳-۷-۱۲ بروز ہفتہ صبح دو بج کر [illegible] منٹ پر کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز یورپ میں ممالک کی جماعتہائے احمدیہ کے دورہ پر روانہ ہوئے۔ روانگی سے [illegible] ہونے [illegible] کراچی کے احباب [illegible] خدام [illegible] جن کی تعداد کو بھی ایئرپورٹ پر اپنے پیارے امام کو الوداع کہنے کے لئے حاضر ہونے کی اجازت دی گئی تھی۔ روانگی سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لمبی اور پرسوز اجتماعی دعا فرمائی۔ [illegible] قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے [illegible] فرمایا کہ یورپ کے [illegible] یہ [illegible] ذرائع مہیا کئے جائیں اور تفصیلی جائزہ لیا جائے کہ جماعت احمدیہ اپنے محدود وسائل کے باوجود کس طرح جلد سے جلد قرآن کریم کو مع متن اور ترجمہ دنیا بھر میں ہر گھر میں پہنچا دے اور یہ ترجمہ اس زبان میں ہو جو اس گھر میں بولی جاتی ہے۔ قافلے میں چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ، پرائیویٹ سیکرٹری اور خاکسار کے علاوہ صاحبزادہ شاہد احمد خان صاحب اور صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کو بھی شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ افراد قافلہ کو جو ہدایات دی گئی ہیں ان میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا [illegible] ارشاد بھی شامل ہے کہ سب سے ضروری یہ بات ہے [illegible] ہر وقت دعاؤں میں مشغول رہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کریں۔

سات گھنٹے کی پرواز کے بعد جہاز ایمسٹرڈم کے ہوائی اڈے پر اترا۔ پاکستانی وقت کے مطابق ۹/۱۵ اور مقامی وقت کے مطابق ۵/۱۵ بجے صبح۔ حضور کچھ دیر کے لئے جہاز سے باہر تشریف [illegible] ایک گھنٹے کے توقف کے بعد ایمسٹرڈم (Amsterdam) [illegible] ہوئی اور [illegible] لنڈن کے [illegible] پہنچ گئے۔ ایئرپورٹ پر امام [illegible] مکمل حسب ہدایت مع دو تین احباب کے اپنے پیارے [illegible] کے لئے چشم براہ تھے۔ پاکستان کے سفارت خانہ اور ایئرپورٹ کے نمائندے بھی استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ دس منٹ منتظرہ گاہ خاص میں تشریف فرما رہے۔ بنی نوع انسان کو جو خطرات اور مشکلات درپیش ہیں اور ان کے جو حل اسلام نے پیش کئے ہیں وہ زیر بحث آئے۔ اس سلسلے میں حضور نے اس تنبیہ کا ذکر بھی فرمایا جو حضور [illegible] ۱۹۶۷ء میں اپنی ایک انگریزی تقریر کے دوران لنڈن میں اہل یورپ کو فرمائی [illegible] جو آپ [illegible] حریف اللہ [illegible] ہے۔ اس ضمن میں [illegible] کا ذکر بھی [illegible] کی معیشت کو استوار کیا گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے خاص طور پر [illegible] دلائی اور خوشنودی کا [illegible] لٹریچر کے تفصیلی جائزہ [illegible] ہوتا ہے کہ ہمیں [illegible] ترجمہ ہوتا ہے ادھر سے نہیں۔ اور [illegible] بھی جاری کی جاتی ہے۔ اس [illegible] ضروریات اور مفادات کے مطابق [illegible] ایمسٹرڈم سے حضور مقامی وقت کے مطابق ۱۰/۲۰ بجے صبح جس وقت پاکستان ۲/۲۰ کا وقت ہو گا مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ و افراد قافلہ روانہ ہو کر ۱۰/۱۱ صبح (مقامی) ۲۰-۳ شام (پاکستان) لنڈن کی Heathrow ایئرپورٹ پر بخیریت پہنچ گئے۔ الحمد للہ۔ ایئرپورٹ پر امام بشیر احمد صاحب رفیق کی قیادت میں نائب امام صاحبان محترم عطاء المجیب راشد صاحب محترم عبد الوہاب [illegible] آدم محترم نصیر الدین صاحب شمس۔ محترم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مع امام مشتاق احمد صاحب باجوہ امام و مشنری انچارج سوئٹزرلینڈ۔ محترم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب ہز ایکسی لینسی مسٹر Bocar Ousman Bemega ہائی کمشنر آف دی گیمبیا Jannahne محترمہ بیگم صاحبہ امام بشیر احمد صاحب رفیق محترمہ بیگم صاحبہ بشیر احمد صاحب آرچرڈ صاحب [illegible] سلام صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ اپنے آقا کے استقبال کے لئے مسکراتے ہوئے چہروں اور دعاؤں سے تر زبانوں اور تشکر سے لبریز دلوں کے ساتھ نہایت [illegible] کے ساتھ کھڑے تھے۔ علاوہ ازیں محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بھی جو آکسفورڈ میں اعلیٰ تحقیق و تدقیق میں مصروف ہیں حاضر تھے۔ پریس کے نمائندگان جن میں دو نمائندگان بھی شامل تھے۔ جو [illegible]NARD PRLOS سنڈے ٹیلیگراف BRITISH MOVIE بی بی سی کی عالمی سروس TOWN NEWS اور [illegible] Key None Agen[illegible] بیرس [illegible] ایشین سنڈے ٹائمز سے متعلق تھے۔ حضور نے [illegible] حضور نے ایک پریس [illegible] میں بھی مختصر خطاب فرمایا۔ حضور [illegible]

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

[illegible] پرنٹر و پبلشر نے [illegible] پریس [illegible] سے چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ [illegible]

ہفت روزہ بدر قادیان
۹ ظہور ۱۳۵۲ ہش

گم گشتہ متاع ایمان حاصل کرنیکا آسمانی ذریعہ

گذشتہ اشاعتِ بدر میں ہم جسٹس کیکاؤس کے مضمون کے بعض اقتباسات نقل کرکے یہ واضح کرچکے ہیں کہ مولانا نادر تلمیذ صاحب کے فکر انگیز نوٹ میں جو عالمِ اسلام کے انحطاط بحرانِ کا ذکر ہوا ہے۔ وہ ملتِ اسلامیہ کی موجودہ کیفیت کے بارہ میں احساس مرض کا درجہ رکھتا ہے۔ جبکہ جسٹس کیکاؤس کا یہ اعتراف کہ ہم ایمان سے عاری قوم ہیں" اُس مرض کی گویا تشخیص ہے۔ اس کے بعد علاج کا تیسرا مرحلہ آتا ہے۔ لیکن اس ضروری اور لابدی مرحلہ کی طرف نہ تو علماء زمانہ نے توجہ کی اور نہ کسی بھی مفکرِ اسلام نے اس پر صحیح ڈھنگ سے روشنی ڈالنے کی کوشش کی۔ کس قدر تعجب انگیز ہے ان علماء زمانہ کی حالت جو اپنی تحریر و تقریر میں قرآن کریم کی اس شان کو تو بڑے زور دار الفاظ میں پیش کرتے ہیں کہ ما انزلنا علیک القرآن لتشقٰی کہ قرآن کریم نوعِ انسان کی تمام مشکلات کا حل اپنے اندر رکھتا ہے۔ یہ اس لئے نازل نہیں ہوا کہ وہ انہیں مشکلات میں رہنے دے۔ مگر ساری دُنیا تو درکنار خود مسلمانوں کی زبوں حالی کا مداوی قرآن کریم سے تلاش کرنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتے یا ضرورت ہی نہیں پاتے۔ اگر وہ پوری متانت اور سنجیدگی سے اس بارہ میں قرآن و حدیث کو ہاتھ میں لیتے تو انہیں میں اپنی تمام مشکلات کا مداوی پاتے۔

اصل بات یہ ہے کہ جو اندوہناک صورتِ حال مسلمانوں کی اس وقت دُنیا کے سامنے ہے۔ اس بارہ میں مقدس بانیٔ اسلام فداہ انفسنا وارواحنا پوری تفصیل کے ساتھ بطورِ پیشگوئی خبر دے چکے ہیں۔ نہ صرف مسلمانوں کی موجودہ زبوں حالی ہی بلکہ اس کے پہلو بہ پہلو اسلام اور مسلمانوں کے روشن اور تابناک مستقبل کی نشاندہی بھی بڑے ہی امید افزا الفاظ میں فرما چکے ہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ علماء کرام ... کی ابتر حالت پر آنسو بہاتے ہوئے قعرِ مذلت سے نکالنے کے لئے کبھی ... مثال دیتے ہیں اور کبھی جرمنی کے پھر سے ابھرنے اور بڑی طاقت بن کر دُنیا میں اپنا نام پیدا کرنے کی خبریں سُناتے ہیں (ملاحظہ ہو الجمعیۃ ہفتہ وار ۲۷ ...) مگر اس مخزن حق و حکمت سے منہ موڑتے ہیں جو اُن کو اپنی میراث ہے۔ اور ان کے پاس موجود ہے جس میں آج بھی یہ لکھا ہوا ہے۔ دیکھ سکتے ہیں کہ لقد انزلنا الیکم کتاباً فیہ ذکرکم افلا تعقلون (انبیاء آیت ۱۱) ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب اُتاری ہے جس میں تمہارے لئے عزت و شرف کے سامان ہیں۔ کیا تم عقل نہیں کرتے۔ مگر افسوس کہ یہ علماء و فقہاء اور مفکرین نہ تو اس کتاب عزیز کی طرف رجوع کرنے کو تیار ہیں۔ اور نہ اس مبارک وجود کی باتوں پر غور کرتے ہیں جس نے اس پیاری کتاب کی صحیح اور حقیقی تشریح و تفصیل بیان کی۔

اگر وہ ایسا کرتے تو دیکھتے کہ قرآن مجید کس طرح صاف لفظوں میں ایک قاعدہ کلیہ بیان کرتے ہوئے آج کیلئے بھی مشکلات کا حل پیش کرتا ہے۔ جیسے فرمایا وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِم مُّنذِرِينَ ۝ (والصّٰفّٰت ۷۲،۷۳) یہ دونوں آیات غیر مبہم الفاظ میں اعلان کررہی ہیں کہ جب سے یہ دُنیا بنی خدا تعالیٰ کا یہی قانون چلا آرہا ہے کہ جب بھی اکثریت جادۂ حق سے منحرف ہوکر گمراہی میں پڑ گئی تو اس کو اس حالت سے نکالنے کے لئے خدا تعالیٰ نے اپنے فرستادے بھیجے۔ اب ممکن نہیں کہ دُنیا کے اندر ضلالت اور گمراہی کا تو دور دورہ ہو مگر خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی مصلح مبعوث نہ ہو۔

کیا ہی اچھا ہوتا اگر علماء کرام اس قاعدہ کلیہ کے ساتھ ساتھ آخری زمانہ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلمانوں کے بگڑ جانے کی خبر کا بھی مطالعہ کرلیتے جہاں حضور نے واشگاف الفاظ میں بطور پیشگوئی اطلاع دی کہ

یاتی علی الناس زمان لایبقیٰ من الاسلام الا اسمہ ولا من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ علماءھم شرّ من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود۔

یعنی مسلمانوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آنے والا ہے جب کہ اسلام کا صرف نام ہی نام رہ جائے گا اور قرآن کے صرف الفاظ رکھنے مسلمان اسلامی تعلیمات پر عمل ... کرنے سے عاری ہو چکے ہوں گے ان کی مساجد بظاہر آباد ہونگی لیکن اللہ کے گھر جو ہدایتِ اسلامی کا مرکز ہیں وہ ہدایت سے بالکل خالی ہونگے۔ علماء دین جن کا کام عامۃ الناس کو راہِ ہدایت دکھانا اور اُن کی صحیح تعلیم و تربیت کرنا ہے خود ایسے بگڑ جائیں گے کہ آسمان کے نیچے بدترین مخلوق بن چکے ہوں گے۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ ہر قسم کے فتنوں اور فسادوں کا مرکز بنے ہوں گے۔

اس پریشان کن صورتِ حال کے ساتھ رسالت مآب محسن اعظم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو یاس و قنوط سے بچاتے ہوئے امید افزا خوشخبری سے بھی نوازا ہے جس کا ذکر صحیح بخاری ابواب التفسیر میں سورۃ الجمعہ کی قابل توجہ ابتدائی آیات کی تفسیر کی ذیل میں صحابہ کرام کے ایک سوال کے جواب میں فرمایا ہے۔

تفصیل اس اجمال کی اس طرح ہے کہ ایک روز صحابہ کرام، سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس عرفان میں بیٹھے تھے کہ صحابہؓ نے سورۃ الجمعہ کی آیت کریمہ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم کے بارہ میں عرض کیا کہ من ھم یارسول اللہ کہ یارسول اللہ یہ کون ہیں جو ... امیین کے گروہ سے نہیں ملے ہیں (اور ان کا زمانہ بعد میں آنے والا ہے) راوی بیان کرتے ہیں کہ اس مجلس میں حضرت سلمان فارسی بھی موجود تھے۔ حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا لوکان الایمان عند الثریا لنالہ رجل او رجال من ھٰؤلاء اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی چلا گیا ہوگا تو سلمان فارسی کی قوم کا ایک یا بہت سے جوانمرد اس کو پھر سے لے آئیں گے۔ یہی وہ عجیب نکتہ ہے۔ جو سورۃ النجم کی ابتدائی آیات میں اس طرح بیان کیا گیا ہے فرمایا:-

والنجم اذا ھوٰی ما ضلّ صاحبکم وما غوٰی
(النجم آیت ۲،۳)

میں ثریا ستارے کو جب وہ معنوی طور پر نیچے آجائے گا (یعنی اُس پر گیا ہوا ایمان پھر سے دُنیا مومنوں کے دلوں میں قائم کردیا جائے گا) اس امر کی شہادت کے لئے پیش کرتا ہوں کہ تمہارا ساتھی نہ رستہ بھولا ہے نہ گمراہ ہوا ہے۔

ان آیاتِ کریمہ میں بتایا گیا ہے کہ بخاری شریف میں جس مقدس وجود کے ذریعہ ثریا ستارے پر گئے ہوئے ایمان کو دوبارہ لایا جانا ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی روحانی توجہ اور آپؐ ہی کے فیضان کا نتیجہ ہوگا کہ آپؐ کا اُمتی ہوتے ہوئے وہ کام کرے گا جو آپؐ کی دوسری بعثت سے متعلق ہیں۔ اور اس طرح اپنے ایسے معجزانہ کردار کے ذریعہ دُنیا پر کھل جائے گا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کامل تھی نہ وہ راستہ بھولے تھے نہ گمراہ تھے۔ اور نہ خواہشات نفسانی کے تابع تھے (جس طرح کہ بعض ناسمجھ مخالف آپؐ کی نسبت ایسے ایسے اعتراضات کرتے ہیں) آپؐ کا ظلّی کامل آخری زمانہ میں مبعوث ہوکر اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا پرچم بلند کرے گا۔ خدا تعالےٰ کی غیر معمولی نصرت و تائید کے ذریعہ اُسے ایسی توفیق ملے گی کہ وہ دل جو ایمان سے خالی ہوں گے اُس کے ساتھ وابستہ ہوجانے کے نتیجہ میں اور اُس کی متابعت اختیار کرنے سے زبردست ایمانی قوت سے بھر جائیں گے اور پھر ان لوگوں سے اسلام کی خدمت و اشاعت اور اس کی سربلندی کے ایسے ایسے کارنامے سرزد ہونگے جو اسلام کے صدر اوّل کے مسلمانوں کے ذریعہ ایک دُنیا مشاہدہ کرچکی ہے۔ باوجود بُعد زمانی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی کا انعکاس پہلے حضرت امام مہدی پر بتمام و کمال ہوگا اور اس کے توسط سے پھر آخری زمانہ کے مومنوں کے دل بھی زندہ ایمان سے منور ہو جائیں گے۔ یہ صورت بالکل اسی طرح عمل میں آئے گی جس طرح رات کے وقت اگرچہ زبردست روشنی رکھنے والا سورج اہل ارض کی نظروں سے اوجھل ہوتا ہے لیکن چاند کے ذریعہ (باقی صفحہ نمبر ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

ہم نے اپنی زندگیوں میں ہمیشہ ہی مشاہدہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے افضال ہر آن ہم پر نازل ہو رہے ہیں

ان افضال کے نتیجہ میں ہم پر جو ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے

جماعت کو اپنے ربّ کریم کی کثرت سے حمد کرنی چاہیئے اور اس کے فضلوں کو پہلے سے زیادہ جذب کرنے کی کوشش میں لگے رہنا چاہیئے

میں اشاعتِ قرآن کے منصوبہ اور دیگر جماعتی کاموں کا جائزہ لینے کیلئے انگلستان جا رہا ہوں دوست دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کی غرض کو پورا فرمائے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز — فرمودہ ۶ر وفا ۱۳۵۲ ہش مطابق ۶ر جولائی ۱۹۷۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

"ہم نے اپنی زندگیوں میں ہمیشہ ہی مشاہدہ کیا ہے کہ:۔

ع "شمار فضل اور رحمت نہیں ہے"

نیز یہ کہ:۔

ع "تہی اس سے کوئی ساعت نہیں ہے"

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپؐ کے محبوب مہدی معہودؑ کے غلاموں کو ہر وقت اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہتا ہے۔ میں اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کے

دو فضلوں کا ذکر

کرنا چاہتا ہوں۔

ایک یہ کہ تحریک جدید نے کئی سال ہوئے کانو (نائیجیریا) میں ایک ہائر سیکنڈری سکول (جس کی حیثیت ہمارے ہاں کے انٹرمیڈیٹ کالج کی ہے) کھولا تھا۔ لیکن اس کی ترقی کی راہ میں بہت سی رکاوٹیں تھیں۔ کانو کا علاقہ نائیجیریا کا جو مسلم نارتھ یعنی "مسلمانوں کا شمالی علاقہ" کہلاتا ہے۔ اس کا ایک صوبہ ہے۔ مسلم نارتھ وہ علاقہ ہے۔ جس میں

حضرت عثمان بن نودی علیہ الرحمۃ

اللہ تعالیٰ کی بشارتوں کے مطابق اپنے زمانہ میں مجدّد بن کر آئے تھے۔ ان کی وفات غالباً ۱۸۱۸ میں ہوئی۔ یہ گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے پہلی صدی کے مجدد ہیں نائیجیریا کے شمالی علاقوں میں ان کی نسل صاحب اثر و رسوخ ہے اکثر لوگ انہیں کے ماننے والے اس علاقہ میں پائے جاتے ہیں۔ یہ علاقہ ایک عرصہ تک ہم پر بند رہا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس کے دروازے ہمارے لئے کھول دیئے۔ کانو میں ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے بڑی محنت کی اور قربانی دی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن کے ذریعہ وہاں ایک کامیاب ہسپتال جاری ہو گیا۔ پھر وہیں ایک اسکول بھی کھل گیا۔ جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے۔

کانو کے مغرب میں سوکوٹو کا صوبہ ہے۔ جہاں حضرت عثمان بن نودی علیہ الرحمۃ کے بڑے بیٹے کی نسل آباد ہے۔ اور مذہبی اثر و رسوخ اور سیاسی اقتدار کی مالک ہے۔ کانو کا علاقہ ان کے چھوٹے بیٹے کو ملا تھا۔ حضرت عثمان بن نودی علیہ الرحمۃ نے اپنی زندگی میں ہی حصّے بانٹ دیئے تھے۔ چنانچہ کانو کا علاقہ اُن کے چھوٹے بیٹے کے حصّہ میں آیا تھا۔

اس علاقہ میں جب ہمارا ہسپتال اور اسکول کھل گیا۔ تو وہاں کے افسروں کا ایک حصّہ تو ہمارے ساتھ بڑا تعلق رکھنے لگا۔ لیکن

تبلیغ و اشاعت کے دروازے

کھلنے کی وجہ سے بعض افسروں کی طرف سے بڑی مخالفت رہی۔ اور اب بھی ہے۔ مخالفت سے ہم ڈرتے نہیں، کیونکہ یہ تو دراصل ہماری ترقی کے لئے بہت ہی ضروری ہے۔ چنانچہ کانو میں سکول تو کھل گیا۔ لیکن اس کو حکومت مالی امداد دینے کے لئے، ایک باقاعدہ سکول کے طور پر ابھی تک تسلیم نہیں کر رہی تھی۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی۔ کہ وہ کہتے تھے، کہ گو ہم نے تمہیں سکول کھولنے کی اجازت تو دے رکھی ہے۔ اور تمہارا سکول عملاً کام بھی کر رہا ہے لیکن تمہارے پاس نہ اپنی زمین ہے اور نہ اپنی عمارت تم کرایہ کی ایک عمارت میں کام کر رہے ہو، ہم اسے باقاعدہ اسکول سمجھ کر کیسے مدد دینی شروع کر دیں۔ تاہم وہ افسر جو ہم سے اچھا تعلق رکھتے ہیں۔ وہ ہمارے اسکول کیلئے مالی امداد کے حصول کی برابر کوشش کرتے رہے۔ اور اِدھر مخالفین بھی اپنی مخالفت میں لگے ہوئے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا۔ وہاں سے یہ اطلاع ملی ہے کہ حکومت نے ہمارے اُس اسکول کیلئے دس ایکڑ زمین عطیہ کے طور پر یا برائے نام قیمت پر دے دی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اب یہ روک تو دُور ہو گئی ہے۔ انشاء اللہ وہاں اسکول کی عمارت بھی بن جائے گی اور باقاعدہ اسکول بھی بن جائے گا۔ جب سکولوں کو حکومت کی طرف سے امداد ملنی شروع ہو جائے

تو پھر اسکولوں کے اخراجات کا بوجھ کافی حد تک کم ہو جاتا ہے۔ لیکن جب تک امداد نہ ملے ان کا سارا بوجھ جماعت کو اٹھانا پڑتا ہے۔ ظاہر ہے اسکول چلانا کوئی معمولی بات نہیں اس پر بہت زیادہ خرچ آتا ہے۔ ہم نے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہوتا ہے۔ وہی ہمیں دیتا ہے اور کہتا ہے خرچ کرو یعنی خود ہی دیتا ہے اور خود ہی خرچ کرنے کا حکم دیتا ہے اور ہمیں ثواب دے دیتا ہے۔ ہم اس کے فضلوں کو دیکھتے ہوئے بڑے ممنونیت اور

حمد سے بھرے ہوئے جذبات

رکھتے ہیں۔ پس ایک تو یہ فضل ہے۔ جس کا ذکر آج میں اس خطبہ میں کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ یہ بات جماعت کے علم میں آ جائے، اور ہم سب اللہ تعالیٰ کی زیادہ سے زیادہ تحمید اور تسبیح کرنے والے بن جائیں۔

دوسری خوشخبری جس کا میں اس وقت ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ہے کہ ۱۹۷۰ء میں جب میں مغربی افریقہ کے دورہ پر گیا۔ تو لائیبریا میں پریذیڈنٹ ٹب مین صاحب سے بھی میری ملاقات ہوئی۔ ہمارے مبلغ نے گو اُن سے یہ تو کہا تھا۔ کہ حضرت صاحب یہاں آئے ہوئے ہیں۔ آپ اس موقع پر ہمارے مشن ہاؤس اور ہسپتال وغیرہ کیلئے ہمیں ایک سو ایکڑ زمین کا تحفہ دیں۔ لیکن ان سے یہ نہیں کہا گیا تھا۔ اور نہ خواہش کی گئی تھی۔ نہ ہمارا خیال تھا۔ اور نہ ایسا خیال پیدا ہو سکتا تھا۔ کہ وہ جو استقبالیہ دعوت دیں گے۔ اس میں اس کا اعلان بھی کر دیں گے۔ چنانچہ انہوں نے ہمیں جو استقبالیہ دیا۔ جس میں سب وزراء اور بڑے بڑے افسر اور دیگر صاحب اثر و رسوخ شہری بھی شامل تھے۔ اس میں انہوں نے اپنی تقریر کے دوران اچانک یہ اعلان بھی کر دیا۔ کہ میں نے جماعت احمدیہ کو سَو ایکڑ زمین دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس موقع پر ان کے ذہن میں یہ بات پیدا ہوئی۔ اور اس کا انہوں نے اظہار کر دیا۔

مَیں سمجھتا ہوں

اس میں ضرور کوئی خدائی حکمت تھی۔ کیونکہ بعد میں جو حالات پیدا ہوئے۔ اُن سے بھی یہ پتہ لگتا ہے۔ کہ بڑا اچھا ہوا۔ میری محفل میں حکومت کے سب ذمہ دار افراد کی موجودگی میں ان کے پریذیڈنٹ کی طرف سے یہ اعلان ہو گیا کہ میں نے امام جماعت احمدیہ کو ایک سَو ایکڑ زمین دینے کا وعدہ کیا ہے۔

جب میں وہاں گیا تھا تو اس وقت ان کی عمر ۸۵ سال کے لگ بھگ تھی۔ گو [illegible] بوڑھے آدمی تھے۔ لیکن بڑی ہمت والے انسان تھے۔ پچھلے سال اُن کی وفات ہو گئی۔ زمین کے متعلق دفتری کارروائی جاری رہی تھی۔ یہ کارروائی بہرحال کچھ وقت لیتی ہے۔ پھر وہاں کی اکثر زمینیں جنگلات کی صورت میں پڑی ہوئی ہیں۔ جنگلات بھی ایسے کہ جن میں نہ کوئی پٹواری گیا۔ اور نہ کوئی قانون گو۔ جن پر کوئی نشان لگا اور نہ حد بندی ہوئی۔ بس ایک وسیع جنگل ہے۔ جو خالی پڑا ہے۔

علاوہ ازیں وہاں پر زمین کی دوہری ملکیت ہے۔ حکومت بھی مالک ہے۔ اور کئی افراد یا پرانے قبائل کی بھی ملکیت ہے۔ جب کوئی حصہ زمین فروخت ہوتا ہے تو اس کی قیمت کا ایک حصہ حکومت لیتی ہے اور ایک حصہ قبائل کو ملتا ہے یہ گویا کچھ اس قسم کا انتظام ہے۔ جو ہمارے یہاں سے بالکل مختلف ہے۔ مجھے اس کی تفصیل کا پورا علم بھی نہیں صرف اتنا جانتا ہوں۔ کہ ہمارے ملک سے ان کا

انتقالِ اراضی کا نظام

بہت مختلف ہے۔

غرض پریذیڈنٹ ٹب مین صاحب کی زندگی میں تو سَو ایکڑ زمین ہمیں نہ مل سکی۔ لیکن جب ان کی وفات ہوئی تو چونکہ ان کے آئین کے مطابق وہاں کا نائب صدر نئے انتخابات تک صدر بن جاتا ہے۔ اس لئے مسٹر ٹالبرٹ جو وہاں کے نائب صدر تھے۔ اور بڑی اچھی شخصیت کے مالک تھے۔ صدر بن گئے ان سے بھی میری ملاقات ہوئی تھی۔ یہ بھی ہمارے ساتھ بڑا تعلق رکھتے تھے۔ لیکن جو تعلق مسٹر ٹب مین کے دل میں ہمارے لئے تھا۔ جس کا انہوں نے اظہار بھی کیا تھا۔ مسٹر ٹالبرٹ کا ہمارے ساتھ ویسا تو تعلق نہیں تھا۔ لیکن پھر بھی مسٹر ٹالبرٹ ہم سے بڑا اچھا تعلق رکھتے تھے۔ ان کے زمانہ میں بھی ہمارا یہ معاملہ سُرخ فیتہ کی نذر ہو رہا ایک لمبے عرصہ تک کارروائی ہوتی رہی۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ کہ کب اور کیا فیصلہ ہو گا۔ کبھی کوئی مشکل پیش آ جاتی تھی۔ کبھی کہتے تھے دستاویز کے الفاظ درست نہیں۔ غرض یہ معاملہ بڑے لمبے عرصہ تک چلتا رہا یوں سمجھو کہ اس بات کو تقریباً تین سال ہو گئے تھے۔ چنانچہ

اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا

اب چند دن ہوئے اطلاع ملی ہے کہ ہمارے حق میں فیصلہ ہو گیا ہے۔ پہلے یہ اطلاع ملی کہ پریذیڈنٹ ٹالبرٹ نے نقشہ پر منظوری دے دی ہے۔ لیکن کچھ قانونی کام کرنے باقی ہیں۔ پھر اب یہ اطلاع ملی ہے کہ باقاعدہ منظوری کے بعد دستاویز ہائیکورٹ میں رجسٹر ہو گئی ہے۔ گو اس میں انہوں نے ایک شرط تو لگائی ہے۔ اور وہ شرط یہ بتاتی ہے کہ انہوں نے اس کا کچھ نہیں لیا یا اگر کچھ لیا ہے تو وہ بھی برائے نام ہے۔ یوں سمجھیں کہ بالکل مفت ملی ہے۔ لیکن وہ شرط ہے بالکل جائز۔ شرط یہ ہے کہ ——— جن مقاصد کے لئے زمین دی گئی ہے۔ اگر جماعت احمدیہ اس کا استعمال نہ کرے یا نہ کرنا چاہے۔ یا نہ کر سکتی ہو تو وہ اس زمین کو بیچ نہیں سکتی۔ بلکہ یہ حکومت کو واپس چلی جائے گی۔ یہ شرط معقول ہے۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ یہ تو سو ایکڑ ہیں۔ ہمیں تو انشاءاللہ اگلے دس پندرہ سال میں وہاں کے لئے معلوم نہیں کتنے سینکڑے ایکڑ زمین کی ضرورت ہو گی

غرض لائیبریا میں زمین مل گئی ہے۔ اس زمین کو جلد استعمال میں لانے کے لئے ایک تو فوری طور پر وہاں ایک اسکول کھلنا چاہیئے۔ دوسرے ہسپتال کھولنے کے لئے ایک ڈاکٹر جانا چاہیئے تیسرے اسکول اور ہسپتال کی عمارتوں پر رقم خرچ کرنی پڑے گی۔ شروع میں میرا خیال ہے کہ شاید آٹھ دس ہزار پونڈ (تقریباً ۲ لاکھ ۵۰ ہزار روپے) کی رقم درکار ہے۔ بعد میں تو مزید اخراجات بھی ہوتے ہیں۔ جو بہرحال کرنے پڑتے ہیں۔ یہ دس ہزار پونڈ بھی بڑی رقم ہے۔ خصوصاً آج کل کے حالات میں جب کہ زرِ مبادلہ کی پاکستان میں کمی ہے۔ اس لئے یہاں سے تو یہ رقم بھجوانا سردست مشکل ہے۔ ہم ملک پر بوجھ بھی نہیں ڈالنا چاہتے۔ یہ بوجھ تو انشاء اللہ بیرونِ پاکستان کی جماعتیں

اُٹھائیں گی۔ انگلستان نے

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

میں ۵۲ ہزار پونڈ کے وعدے کئے تھے۔ ان کی طرف سے ۲۵ ہزار پونڈ سے زائد ادائیگی ہو چکی ہے۔ بقیہ رقم بھی وہ جلد ہی ادا کر دیں گے۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ خود اپنے فضل سے پیسوں کا انتظام کرتا ہے۔ اب لائیبیریا کے اسکول اور ہسپتال کیلئے بھی کر دے گا۔

بہرحال یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں ایک نئے ملک میں ایک چھوٹے کالج (جو بعد میں کسی وقت بڑا بھی ہو سکتا ہے) اور ایک بڑے ہسپتال کیلئے ایک سو ایکڑ زمین دے دی ہے۔ جماعت کو اپنے رب کریم کی کثرت سے حمد کرنی چاہیئے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کا پیار ہمارے لئے اور زیادہ جوش میں آئے۔ اور زیادہ حسین پیرایہ میں جلوہ گر ہو۔ ہم ہر آن اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کے مورد ٹھہریں۔

اللہ تعالیٰ کا ہر چھوٹا اور بڑا فضل انسان پر ذمہ داری بھی عاید کرتا ہے۔ یوں ویسے اللہ تعالیٰ کا کوئی فضل چھوٹا تو نہیں ہوتا البتہ نسبتی لحاظ سے اپنی ہی دیکھ بھال اور ذمہ داری کے مقابلہ میں ہم کسی کو چھوٹا اور کسی کو بڑا کہہ دیتے ہیں۔ پس یہ

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل

ہے۔ ۱۰۰ ایکڑ زمین مل گئی۔ لیکن اس فضل کے ساتھ ہی جماعت پر یہ ذمہ داری بھی آ پڑی ہے کہ جماعتیں ڈاکٹر مہیا کریں۔ اساتذہ دیں۔ اور اخراجات کے لئے رقم فراہم کریں۔ جب آپ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے یہ انتظام کر لیں گے۔ تو پھر اللہ تعالےٰ اس سے بھی بڑا فضل فرمائے گا۔ ہمارا یہ مشاہدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل ہر آن زیادہ شدت کے ساتھ نازل ہو رہے ہیں۔ جس وقت خدا تعالےٰ اپنے فضل سے آپ کو لائیبیریا میں اسکول اور ہسپتال کے لئے۔ عمارتیں بنانے اور اساتذہ اور ڈاکٹر بھجوانے کی توفیق عطا فرمائے گا۔ تو پھر آپ کی ذمہ داری اور بڑھ جائے گی۔ اُن لوگوں کی تربیت کرنے [illegible] سے پیار کرنے کی ذمہ داری بہت بڑھ جائے گی۔ وہ قومیں پیار کی بھوکی ہیں۔ آپ کو اسی حسین قول اور میٹھی گفتار کے ساتھ اُن سے پیش آنا پڑے گا۔ جس طرح کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان کے ساتھ اُلفت اور اخوت کی تعلیم دی اور خود اس پر چل کر دکھایا تھا بنی نوع انسان کے دل جیتنے کی ذمہ داری سے کما حقہٗ عہدہ برآ ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ اور بنی نوع انسان سے الفت اور اخوت کا کوئی موقع رائیگاں نہ جانے دیں۔ یہ سلسلہ نسلًا بعد نسلٍ چلتا رہے گا۔ اور اس میں وسعت پیدا ہوتی رہے گی۔ اس لئے

آئندہ نسلوں کی تربیت کی ذمہ داری

کوئی معمولی ذمہ داری نہیں۔ یہ بڑا اہم کام ہے آئندہ نسل کی تعلیم و تربیت کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ کیونکہ ہر نسل تعداد میں پہلے سے زیادہ ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہی قانون چل رہا ہے۔ اس لئے جہاں جماعت احمدیہ پر ہر آن اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہو رہا ہے۔ وہاں ہر فضل پہلے سے زیادہ ذمہ داریاں بھی ڈال دیتا ہے۔ اور ساتھ ہی پہلے سے بڑھ کر الٰہی فضلوں کو جذب کرنے کے سامان بھی پیدا کرتا ہے اسی طرح یہ تسلسل جاری رہتا ہے۔ اسی حقیقت کو میں عام طور پر ان الفاظ میں بیان کیا کرتا ہوں کہ غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر ہنستے مسکراتے بڑھتے چلے جانے کے سامان آپ کے لئے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں ہماری زبان پر بے اختیار الحمدللہ۔ الحمدللہ۔ الحمدللہ۔ کے الفاظ جاری رہتے ہیں۔

میں ایک اور بات بھی احباب جماعت سے کہنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ہم نے

اشاعتِ قرآن کا ایک منصوبہ

بنایا تھا۔ جس کی خدا تعالیٰ کے فضل سے ابتداء بھی ہو چکی ہے یہ منصوبہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک یہ کہ ہمارا اپنا چھاپہ خانہ ہو۔ دوسرے یہ کہ باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ دنیا میں کثرت سے قرآن کریم کی اشاعت کی جائے۔ جہاں تک ایک جدید پریس کے قیام کا تعلق ہے۔ جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے۔ اس کی ابتداء ہو چکی ہے۔ عمارت زیر تعمیر ہے۔ اہل ربوہ نے بچوں نے، بڑوں نے، خدام نے، انصار نے، اور اطفال نے حتیٰ کہ اطفال سے کم عمر کے بچوں نے بھی بڑے پیار سے اور بڑی محنت سے اور بڑے استقلال سے تہ خانہ کی کھدائی کا کام مکمل کیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسکی توفیق سے اہل ربوہ کو یہ سعادت نصیب ہوئی۔ ہماری گردنیں اللہ تعالیٰ کے اس پیار پر جھک جاتی ہیں۔ تہ خانہ کی کھدائی کے بعد اب تعمیر کا کام شروع ہے مجھے اکتوبر نومبر تک مکمل کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ تاہم انجینئر صاحب کو میں نے کہہ دیا ہے۔ کہ اگر وہ جلسہ سالانہ سے پہلے مکمل کر دیں۔ تب بھی غنیمت ہے۔ مجھے تسلی ہو جائے گی۔ اور میں جلسہ پر احباب سے کہہ سکوں گا۔ اور جماعت اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہو گی کہ پریس کی عمارت تیار ہو گئی ہے۔ اس کے اندر جو مشینیں لگنی ہیں۔ وہ تو پریس کی عمارت کا انتظار کر رہی ہیں۔ جوں ہی عمارت مکمل ہو گئی۔ وہ لگ جائیں گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ یہ منصوبہ جسے اگر چار ادوار میں تقسیم کیا جائے۔ تب بھی پہلے دور کے آخری حصے میں ہے۔ ابھی اس نے تین ادوار میں سے گذرنا ہے۔ جلسہ سالانہ تک عمارت بن گئی۔ تو ممکن ہے کہ کچھ حصہ کام کا بھی شروع ہو جائے گا۔

میں نے اس منصوبہ کے اعلان کے وقت بھی کہا تھا۔ کہ ہمیں ایک نہیں سینکڑوں چھاپہ خانوں کی ضرورت پڑے گی۔ تاہم ایک پریس کا کام شروع ہو گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بتایا کہ اس سے بھی ایک بڑا کام ہے۔ تمہیں اس کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ چنانچہ یہ تفہیم ہوئی کہ اس پریس کے علاوہ ہمارے

دو اور پریس

ہونے چاہئیں۔ ایک افریقہ میں اور ایک براعظم یورپ میں (انگلستان میں) جہاں بھی حالات اجازت دیں۔ جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں۔ (ربوہ میں ایک جدید پریس کے قیام کا منصوبہ چھاپہ خانہ سے تعلق رکھتا ہے۔ دوسرے مرحلے میں قرآن عظیم کی بہ کثرت اشاعت کا کام کرتا ہے اب تک اسی ہزار کے قریب قرآن کریم انگریزی ترجمہ اور سادہ چھپ چکے ہیں۔ جنہیں کچھ حمائل [illegible] کچھ انگریزی ترجمہ کے ساتھ اور کچھ جیبی سائز [illegible] بڑا [illegible] افریقہ میں بھجوایا گیا تھا۔ وہاں وسیع پیمانے پر ان کی اشاعت کی گئی۔ مثلًا غانا میں قریبًا سارے [illegible] جو [illegible] کے پاس ہیں۔ اور ان کے گھروں کی مجموعی تعداد غالبًا [illegible] ہے

پچھلے دنوں ایک خاص تقریب میں (جس کی تصویریں یہاں بھی آئی ہیں) ان سب کمروں میں رکھنے کے لئے ۸۲۸ قرآن عظیم کے نسخے ہوٹلوں کے انچارج کو پیش کئے گئے۔ اس نے اس موقعہ پر بڑی اچھی تقریر کی اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کی تعریف کی حالانکہ وہ خود عیسائی ہے۔ اس تقریر سے پتہ لگتا ہے کہ غلبۂ اسلام کی مہم کو سرکرنے کے لئے احمدیہ تحریک جسے اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ سے جاری کیا ہے۔ اس کا عیسائیوں پر کتنا اثر ہے۔ مجلس نصرت جہاں نے

ایک چھوٹا سا باتصویر رسالہ

انگریزی میں طبع کروایا ہے۔ جس میں یہ تقریر بھی شامل ہے اس میں چند ایک واقعات ہے کہ بتایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی کس طرح اشاعت کی جارہی ہے۔ اس کا اردو ترجمہ بھی زیر طبع ہے۔ وہ بھی انشاءاللہ جلد شائع ہو جائے گا۔ آپ دیکھیں گے تو بہت خوش ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی بڑی حمد کریں گے۔ اس رسالہ کو ضرور پڑھنا چاہیئے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضل دیکھکر آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کی تحریک پیدا ہو۔ جو دوست انگریزی جانتے ہیں وہ انگریزی میں لیں۔ اور کالجوں کے طلبہ اور دوسرے احباب میں تقسیم کریں۔ اس کی تعداد بہت کم ہے۔ انگریزی میں شاید تین ہزار کی تعداد میں چھپا ہے اور اردو میں پانچ ہزار کی تعداد میں زیر طبع ہے۔ احباب ایک ایک کاپی لے کر خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھائیں۔

اسیطرح سیرالیون اور نائجیریا میں بھی بہت سے ہوٹلوں میں ہر ہوٹل کے کمروں کی تعداد کے مطابق

انگریزی ترجمہ والا قرآن کریم

رکھوا دیا گیا ہے۔ اس کا ایک اثر تو ہوٹلوں کی انتظامیہ پر پڑا ہے۔ دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ خود ہی سامان پیدا کر دیتا ہے۔ جب تک ہوٹلوں کے مالکوں کو کوئی جماعت قرآن کریم پیش کرنے کے قابل نہیں تھی۔ تو ان پر یہ اعتراض وارد نہیں ہوتا تھا کہ تم بائیبل رکھتے ہو۔ قرآن کریم کیوں نہیں رکھتے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرتا۔ تو وہ بڑے آرام سے کہہ دیا کرتے تھے۔ کہ ہم بائیبل اس لئے رکھتے ہیں۔ کہ بائیبل سوسائیٹیز ہمیں بائیبل رکھنے کے لئے دیتی ہیں۔ تم قرآن کریم لاؤ ہم وہ بھی رکھ لیں گے۔ ان کی یہ فراخ دلی جو اس وقت وہ دکھاتے تھے۔ اب ہمارے کام آگئی۔ چنانچہ اب کئی ہوٹل والے ایسے بھی ہونگے جو دل میں کڑھتے ہوں گے کہ یہ کیا ہوگیا۔ لیکن اب وہ قرآن کریم رکھنے پر مجبور ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے منہ سے فراخدلی کی باتیں نکلواتا رہا۔ اب وہ انکار نہیں کر سکتے۔ پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہوٹل تو سب کے لئے برابر ہیں۔ وہ انکار بھی نہیں کر سکتے۔

غرض ان میں سے تو بعض نے نیکی کا کام سمجھ کر قرآن کریم رکھ لئے اور ان پر بڑا خوشکن اثر بھی ہوا ہے۔ اور بعض مجبوراً بھی اپنے تحت انکار نہ کر سکے۔ یہ باتیں اسی سال ۱۹۷۲ء سے تعلق رکھتی ہیں۔ میں نے اس سے پہلے کے واقعات نہیں لئے۔ اور نہ وہ کسی رسالے میں پاکستان میں چھپے ہیں۔ اور نہ میں ان کی بات کر رہا ہوں۔ یہ وہ چند واقعات ہیں۔ جو پچھلے چند مہینوں میں رونما ہوئے ہیں۔

بہت سے مسلمان جو ان ہوٹلوں کے کمروں میں ٹھہرے اور وہاں انہوں نے انگریزی ترجمہ قرآن کریم دیکھا۔ تو انہوں نے بڑے تعریفی خطوط لکھے۔ کہ آپ نے بڑا اچھا کیا۔ ہوٹلوں کے کمروں میں قرآن کریم رکھوا دیئے۔ لیکن یہ تو ہماری اس مہم کے ایک حصّہ کا

ایک چھوٹی سی تاریخ

ہے۔ یعنی اگر ہم ساری دنیا کے تمام ہوٹلوں کے ہر کمرہ میں قرآن کریم مترجم یا مختلف ملکوں میں ان کی اپنی زبان میں رکھنا چاہیں تب بھی ہمارا یہ کام ہزار سے بھی کم ہوگا۔ اس لئے کہ انسان کی مجموعی آبادی کے مقابلے میں ہوٹلوں کے کمروں کی تعداد شاید ہزار میں ایک بھی نہ ہو۔ حالانکہ ہم نے تو دنیا کے ہر انسان کے ہاتھ میں قرآن کریم پہنچانا ہے۔ اس لئے یہ خیال پیدا ہوا کہ ابھی سے ہمیں اس کا پورا جائزہ لے لینا چاہیئے۔ کیونکہ کسی منصوبہ کو کامیاب بنانے کے لئے پورا جائزہ لینا نہایت ضروری ہے۔ اس کے بغیر صحیح منصوبے نہیں بنتے۔ اور نہ کامیابیاں حاصل ہوتی ہیں۔ ہم نے اس بات کا جائزہ لینا ہے کہ یورپ میں کس جگہ ہم بآسانی اپنا پریس کھول سکتے ہیں۔ اور افریقہ میں کون سا ملک اس کام کے لئے زیادہ موزوں ہے۔

چنانچہ اس وقت تک جو اشاعتِ قرآن کریم ہوئی ہے اس میں افریقہ کا زیادہ حصّہ ہے۔ یہ کام

"نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم"

کے ماتحت ہو رہا ہے۔ لیکن جماعتِ احمدیہ کا کام تو بہت پھیلا ہوا ہے۔ اس سارے کام کے ہزارویں حصہ تک نصرت جہاں سکیم کا کام منحصر ہے۔ لیکن چونکہ نصرت جہاں منصوبہ کے ساتھ اس کی ابتداء ہوئی تھی۔ اس لئے قرآن کریم کی زیادہ اشاعت بھی افریقہ میں ہوئی۔ خصوصاً ان ملکوں میں جن کا میں نے دورہ کیا تھا وہاں سے کئی عیسائی طالب علم بچے مجھے خط رکھ دیتے ہیں۔ کہ ہمیں قرآن کریم مترجم بھجوائیں۔ میں ان کو لکھ دیتا ہوں وہاں کے امیر سے ملو۔ ایک طالب علم نے مجھے لکھا۔ کہ ایک نسخہ بائیبل کا اور اور ایک قرآن کریم مترجم کا بھجوا دیں۔ وہ شاید عیسائیت اور اسلام کا موازنہ کر رہا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے

ہدایت کی راہیں

کھول دی ہیں۔ اور وہ اسلام میں بہت دلچسپی لینے لگ گئے ہیں امریکہ اور انگلستان میں اور اسی طرح یورپ کے دوسرے ممالک میں اشاعتِ قرآن کریم کا جو کام ہے۔ وہ کچھ مختلف ہے۔ اور حقیقی معنی میں ابھی اس کی ابتداء بھی نہیں ہوئی۔ یعنی وہاں اشاعت کے کام میں بھی وہ وسعت پیدا نہیں ہوئی جو افریقہ میں پیدا ہو چکی ہے۔ قرآن کریم کے بہت کم نسخے یورپ و امریکہ میں گئے ہیں۔ اور ان میں سے بھی زیادہ احمدی دوستوں نے خریدے ہیں۔ دراصل ملک ملک کے مزاج میں فرق ہوتا ہے۔ جس کاغذ پر ہم نے قرآن کریم چھپوایا ہے۔ وہ بڑا اچھا ہے۔ پاکستان میں کسی آدمی کو اس کاغذ پر اعتراض نہیں ہوگا۔ اسیطرح افریقہ میں بھی بہت پسند کیا جاتا ہے۔ وہاں تو میں نے دیکھا ہے کہ جو قرآن کریم بعض انجمنوں کی طرف سے وہاں بھجوائے جاتے ہیں۔ ان کا کاغذ تو بہت ہی معمولی ہوتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں نے ردّی کے ڈھیر میں سے کاغذ اُٹھا کر اس کے اوپر قرآن مجید جیسی عظیم کتاب کی طباعت کر دی ہے۔ لیکن اس وقت

امریکہ کا معیار طباعت

سب سے اونچا ہے۔ روس کا ہمیں پتہ نہیں۔ جاپان کا معیار بھی بہت بلند ہے۔ امریکہ سے کم نہیں۔ یورپ کا معیار طباعت میں بڑا اونچا ہے۔ شاید اتنا اونچا نہ ہو جتنا امریکہ کا ہے۔ لیکن اگر فرق بھی ہے تو انیس بیس کا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ ہم نے اس وقت تک جو قرآن کریم انگریزی ترجمہ والے چھپوائے ہیں۔ ان کا کاغذ اور چھپوائی۔ امریکہ اور یورپ کے معیار کے مطابق نہیں۔ اس سے لجنہ اماء اللہ انگلستان نے لجنہ کے پچاس سالہ جشن کے موقعہ پر کچھ رقم بذریعہ چیک پیش کی تھی۔ تو میں نے کہا یہ پیسے دیں رکھو اسی رقم سے جماعت کے لئے کوئی چیز تحفہ بھجوا دینا۔ چنانچہ بعد میں ہم نے انہیں مشورہ دیا کہ

اچھے کاغذ کا تحفہ

بھجوا دو۔ تاکہ تمہارے خلوص کا ہدیہ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں تم نے پیش کیا ہے۔ اس کو ہم ایسے کام میں استعمال کریں کہ وہ تمہارے لئے وہاں بہت بڑے ثواب کا موجب بن جائے چنانچہ کم و بیش چار ہزار پونڈ کا کاغذ سویڈن سے خریدا گیا۔ اور انشاءاللہ اسی ماہ وہاں سے چل پڑے گا۔ ہمارا اندازہ ہے کہ اس پر قرآن کریم حمائل (درمیانہ سائز) کے چودہ پندرہ ہزار نسخے چھپ جائیں گے۔ اور باوجود اس کے وہ بھی اسی پریس میں چھپیں گے۔ جس میں پہلے چھپے ہیں۔ ان کی طباعت بدرجہا اچھی ہوگی۔ کیونکہ کاغذ اچھا ہے طباعت کی ایک خرابی اس وجہ سے بھی پیدا ہوتی ہے کہ پاکستانی کاغذ کہیں سے موٹا ہوتا ہے۔ اور کہیں سے پتلا جہاں زیادہ موٹا ہوتا ہے وہاں پریس کی سیاہی پھیل جاتی ہے۔ اور جہاں پتلا ہوتا ہے وہاں الفاظ کا ایک سایہ سا آتا ہے۔ الفاظ پوری طرح نہیں اُبھرتے۔ لیکن جو کاغذ سویڈن سے آرہا ہے وہ اس لحاظ سے بھی اچھا ہے۔ کہ اس کی موٹائی ہر لحاظ سے برابر ہوتی ہے۔ اس لئے اس پر قرآن کریم کی طباعت بھی عمدہ اور دیدہ زیب ہوگی۔ پھر یہ نسخے ہم امریکہ اور یورپ بھجوائیں گے۔ اور وہاں ایک منصوبہ کے تحت

قرآن کریم کی اشاعت

کی جائے گی۔ میرا خیال ہے کہ وہاں بھی ہوٹلوں میں رکھوانے کا پروگرام بنایا جائے۔ افریقہ کے ہوٹل یورپ اور امریکہ کے ہوٹلوں کی نسبت غریب ہیں۔ اس لئے ہمیں ان کو قرآن کریم مفت بھی دینے پڑتے ہیں۔ لیکن امریکہ اور یورپین ممالک بڑے امیر ہیں۔ وہ پیسے بھی خرچ کر سکتے ہیں۔ اُن سے ہم یہ کہیں گے۔ کہ تم قرآن کریم خریدو اور ہوٹلوں میں رکھو۔ کیونکہ ہم مسلمان بھی تمہارے ہوٹلوں میں ٹھہرتے ہیں۔ اس لئے جہاں عیسائیوں کے لئے تم نے بائیبل رکھی ہوئی ہے۔ وہاں مسلمانوں کے لئے قرآن کریم بھی رکھو۔ مجھے اُمید ہے اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت سے ہوٹل تیار ہو جائیں گے۔ کیونکہ یہ ملک اپنے ہوٹلوں سے بہت زیادہ کما رہے ہیں۔ ان کے لئے فی کمرہ ایک پونڈ خرچ کرنا کوئی مشکل بات نہیں۔ بعض ہوٹلوں کے ایسے سلسلے قائم ہیں۔ جن کی ماہانہ آمد کروڑوں میں ہے۔ ان کے لئے ایک پونڈ قرآن کریم پر خرچ کرنا معمولی بات ہے۔ تاہم ہمارے لئے۔ یہ امر ازبس ضروری ہے کہ قرآن عظیم کو ان کے سامنے ایسی عمدہ حالت میں پیش کریں۔ کہ وہ ظاہری طور پر دنیوی معیار کے مطابق ہو۔ جہاں قرآن کریم دینی اور دنیوی لحاظ سے اچھا ہے۔ وہاں اس کی طباعت بھی ہر لحاظ سے معیاری ہونی چاہیئے۔

پس یہ ایک منصوبہ ہے جو ذہن میں آیا ہے اسی طرح

کچھ اور جماعتی کام

کام ہیں۔ ان کاموں کا پورا جائزہ لینے کے لئے اور بیرونی جماعتوں کے بعض احباب سے مشورہ کرنے کے لئے میں نے سوچا کہ مجھے اس سال کچھ عرصہ کے لئے انگلستان جانا چاہیئے۔ پہلے میرا خیال تھا۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو میں انڈونیشیا کی جماعتوں کا دورہ کروں پچھلے سال ان سے وعدہ بھی کیا تھا۔ لیکن حالات ایسے تھے کہ ہم وہاں نہیں جا سکے۔ لیکن اس دفعہ بڑی شدید تحریک پیدا ہوئی کہ قرآن کریم کے کام میں وسعت پیدا کرنے کے لئے وہاں خود جا کر احباب سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔ اس لئے ہم نے فی الحال انڈونیشیا کا دورہ ملتوی کر دیا ہے۔ اور انگلستان جانے کا پروگرام بنایا ہے۔ اس سلسلہ میں دعائیں کی بھی ہیں اور دعائیں کروائی بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بعض بندوں نے خدا تعالیٰ سے بڑی بشارتیں بھی حاصل کی ہیں۔ اور کچھ انذاری پہلو بھی سامنے آئے ہیں۔ لیکن ساتھ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ان سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔ اور کامیابی حاصل ہوگی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

چنانچہ اس بارہ میں میں نے چند دوستوں سے پہلے بھی درخواست دُعا کی تھی انہوں نے بھی دعائیں کی اب میں ساری جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ ساری جماعت دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور برکت کے ساتھ اس سفر کی توفیق عطا فرمائے۔

اسلام کی عالمگیر اشاعت

اور ترقی کے لئے اللہ تعالیٰ ہمارے دل میں جو ارادے اور خواہشات پیدا کرتا ہے۔ وہ خود ہی اپنے فضل سے ان کے پورا کرنے کے لئے سامان بھی پیدا کر دے تاکہ اسلام کو بہت ترقی بھی ہو۔ اور اس کے عالمگیر غلبہ کی نئی سے نئی راہیں بھی کھلتی چلی جائیں جس سے ہمارے دل بھی خوشی اور راحت محسوس کریں۔ ہم جلد ہی اسلام کے عالمگیر غلبہ اور کامیابی سے حقیقی لذت اور سرور حاصل کر سکیں۔

پس اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں کی تلاش میں آٹھ دس دن تک وہاں کے لئے روانگی ہوگی۔ اور چند ہفتے وہاں قیام ہوگا۔ دوست آج ہی سے دُعائیں کرنا شروع کر دیں۔ تاکہ جو غرض ہماری زندگی کی ہے۔ جو غرض ہماری زندگی کے ہر منصوبے کی ہے۔ اور جو غرض ہماری زندگی کے ہر منصوبے کی ہر شاخ کی ہے۔ وہ پوری ہو اور آخرہ

غلبۂ اسلام کا دن

جلد سے جلد اور قریب سے قریب تر آتا چلا جائے۔ اور اللہ تعالےٰ ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرمائے۔ اور ان کے نتائج احسن رنگ میں نکالے۔ دُنیا میں صرف وہی انسان مظلوم نہیں۔ جس پر دوسرے انسانوں نے ظلم کیا ہو اس سے بھی زیادہ مظلوم وہ شخص ہے۔ جس پر شیطان نے ظلم کیا ہو۔ اس لئے میں یہی کہوں گا کہ اس مظلوم دنیا کو ظلم سے نجات دلانے کے لئے اپنی زندگی کو، اپنی زندگی کے ہر لمحہ کو اور اپنے آرام کو غرضیکہ اپنا سب کچھ قربان کر دینا چاہیئے۔ تاکہ وہ لوگ جو شیطانی حملوں کی وجہ سے مظلوم بن گئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے پیار اور اس

کی محبت سے محروم ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مظلومیت کے دور کو ختم کر دے اور اس کے پیار کے سینہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں سارے بنی نوع انسان پھر سے امتِ واحدہ بن کر آ جمع ہوں خدا کرے ایسا ہی ہو پس دوست دعائیں کریں اور

بہت دعائیں کریں!

دن کو بھی دعائیں کریں اور راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر بھی دعائیں کریں۔ نمازوں میں بھی دعائیں کریں اور نوافل میں بھی دعائیں کریں۔ غرض اُٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور اس کی توحید کو قائم کرنے کے لئے اس کی مدد اور نصرت کے حصول کے لئے اس کے سامنے عاجزانہ ہاتھ پھیلائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ہاتھوں کو جو اس کے سامنے پھیلے ہوں اور آپ کی جھولیوں کو جو اس کے سامنے پھیلی ہوں اپنی رحمتوں اور فضلوں سے اس طرح بھر دے کہ ان میں کوئی مزید گنجائش باقی نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے۔ اور جماعت احمدیہ کو جو ادنیٰ خادم ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حقیر چیلے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب مہدی معہودؑ کے، انہیں اپنی رحمتوں اور فضلوں کے حصول کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے اور ہمیشہ ہی اپنے فضلوں اور رحمتوں کا وارث بنائے رکھے اللّٰھم آمین۔

پونچھ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیاں

از مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ جماعت احمدیہ پونچھ

اس وقت صوبہ جموں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کم و بیش ۱۴ مخلص جماعتیں ہیں۔ اور خاص پونچھ شہر میں جماعت احمدیہ کی ایک خوبصورت اور عالیشان مسجد ہے۔ اس مسجد کو پورے علاقہ پونچھ میں یہ امتیاز حاصل ہے کہ یہ سب سے بڑی اور سب سے اونچے میناروں والی مسجد مشہور ہے۔ اور اس میں جماعت احمدیہ کا ایک دار التبلیغ ہے جہاں ہر وقت غیر از جماعت لوگوں کا آنا جانا رہتا ہے۔ اور تبادلۂ خیالات ہوتا رہتا ہے۔

تبادلۂ خیالات

گذشتہ ایک دو ماہ میں جن مولویوں سے تبادلۂ خیالات ہوا۔ ان میں مشہور و معروف شیعہ مولانا سعید احمد رضوی بھی ہیں۔ ان سے "اصحاب ثلاثہ کی خلافت برحق تھی" اور "اجرائے نبوت" کے موضوع پر تبادلۂ خیالات ہوا۔ اسی طرح مولانا خادم حسین صاحب سے مباحثہ ہوا۔ اور مولانا محمد شریف صاحب دیوبند و منشی فاضل سے بحث ہوئی۔ جس میں مولانا موصوف دوران بحث میں میدان سے بھاگ گئے۔ بطور ملاحظہ ایک اشتہار جو مولانا شریف صاحب کے خلاف قاسم شاہ نے نکالا اور کثیر تعداد میں تقسیم کیا۔ اس میں سے کچھ سطور قارئین کے سامنے پیش کرتا ہوں اس میں تحریر تھا۔

"مولوی شریف کو اسلامی تحت پر بولنے کی اجازت ہرگز نہ دی جائے.... مسلمانو! تمہیں معلوم نہیں۔ اس نے اہل سنت والجماعت کو کس قدر نقصان پہنچایا ہے۔ جماعت احمدیہ قادیان مبلغ نے اسے اتنی زبردست شکست دی ہے کہ کئی دنوں تک پوری قوم صدمے اور شرم میں ڈوبی رہی۔ مسلمانو! خدا کے لئے نیند سے جاگو۔ اور اللہ سے معافی اور مغفرت مانگو"

حقیقت یہ ہے کہ حق کے مقابل پر باطل کسی بھی صورت میں نہیں ٹھہر سکتا۔ اس اشتہار کا نکلنا تھا کہ متعلقی نوجوانوں نے ایک اسلامی کمیٹی بنائی۔ جس میں انہوں نے یہ پاس کیا کہ محمدی مبلغ نے جو مولانا شریف صاحب کو شکست دی ہے۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے دیوبند سے مولانا ارشاد حسین صاحب کو بلایا جائے۔ تاکہ اس شکست کو فتح میں بدلیں چنانچہ خاص طور پر دیوبند سے علماء منگوائے گئے۔ جنہوں نے جامع مسجد میں تقاریر کیں احمدیوں اور شیعوں پر بلا دلیل الزام عائد کئے۔ جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اور کافر کہا۔ قصور یہ گردانا کہ یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے قائل ہیں۔ اس لئے یہ کافر ہیں۔ اس پر خاکسار نے ایک چٹھی مولانا ارشاد کو لکھی۔ جس میں ثابت کیا کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دیوبند کی تحریرات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ نبوت کے قائل تھے۔ آپ اپنے عقائد سے اس قدر ناواقف ہیں۔ جس پر مولانا نے بڑے غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے، اس کا جواب دیا اور اس میں مجھے بڑے بڑے القاب سے نوازا۔ جیسا کہ آجکل کے مولویوں کی عادت ہے۔ اور آنحضرت صلعم کی وہ حدیث پوری کر دی کہ۔ عُلَمَاءُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ جو تحریر بطور ثبوت میرے پاس موجود ہے۔ چنانچہ اس پر خاکسار نے جواب الجواب پرچہ تحریر کیا۔ اور مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کے کچھ اور اقتباسات پیش کئے۔ جن میں سے دو اقتباس درج کئے دیتا ہوں آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"

(تحذیر الناس)

نیز آپ نے فرمایا:۔

"عوام کے نزدیک خاتم النبیین کے معنی ہیں۔ آخری نبی لیکن اہل فہم پر روشن ہے کہ یہ معنی غلط ہیں"

اسی طرح میں نے حضرت ملا علی قاری، حضرت مجدد الف ثانی، شیخ احمد سرہندیؒ، حضرت مولانا جلال الدین صاحب رومیؒ، حضرت امام شعرانیؒ، حضرت شیخ محی الدین ابن العربیؒ جیسے بزرگوں کی تحریرات مولانا کی خدمت میں ارسال کیں۔ اور مولانا سے یہ بھی دریافت کیا کہ ان مذکورہ بالا بزرگان کے متعلق بھی کوئی فتویٰ ارشاد فرمائیں۔ کہ یہ کون ہوئے مسلمان یا....؟ یہ بھی تو اجرائے نبوت کے قائل ہیں۔ جس پر مولانا ارشاد احمد صاحب کوئی جواب دیئے بغیر پونچھ سے چلے گئے۔ جس پر اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی۔ میں ایک اخبار "ملاپ" ۱۲ جولائی ۷۳ء جو دہلی سے کثیر تعداد میں شائع ہوتا ہے کا ایک حوالہ نقل کرتا ہوں:۔

"پونچھ میں مسلم لیگ نہ بن سکی" کے عنوان کے نیچے یہ خبر شائع ہوئی۔

پونچھ ۱۰ جولائی مولانا ارشد احمد ..... کہا جاتا ہے کہ قادیانی مولوی حمید الدین شمس نے اس سے تحریری طور پر بعض سوالات دریافت کئے جن کا وہ کوئی جواب نہ دے پایا۔ اور راہ فرار اختیار کی"

یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی دلیل ہے آپ نے فرمایا تھا:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا۔ میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ میرے سلسلہ کو تمام روئے زمین پر پھیلائے گا۔ سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور روشن نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔"

(تذکرہ صفحہ ۴۴۶)

تقاریر

ایک وہ وقت تھا جماعت کے لوگوں کو غیر از جماعت اپنی مسجدوں میں گھسنے نہیں دیتے تھے۔ اور آج وہ زمانہ ہے کہ پونچھ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسی پُرامن فضا ہے کہ خاکسار ۱۳ اپریل کو جامع مسجد میں سیشن جج صاحب کی صدارت میں ہزاروں لوگوں کے درمیان تقریر کرنے کے لئے مدعو کیا گیا۔ اور غیر از جماعت دوستوں نے اپنے جلسے کے اشتہارات میں میرا نام بھی درج کیا۔ چنانچہ خاکسار کو پہلے سے تحریک کی گئی تھی کہ آپ نے "اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا" کے موضوع پر تقریر کرنی ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار نے وہ تقریر نصف گھنٹہ تک کی، جس کا اچھا اثر رہا۔ اسی طرح سابق ڈپٹی کمشنر غلام قادر صاحب بانڈے کی صدارت میں جامع مسجد میں یہ تقریر کا موقع

(باقی دیکھیں صفحہ ۹)

رپورٹ نمبر ۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے سفرِ یورپ کے مختصر کوائف

السلام علیکم کا روحانی تحفہ۔ اہم ارشادات۔ لنڈن کے احمدی احباب سے ملاقات

(محترم پروفیسر چودھری محمد علی صاحب ایم۔ اے)

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کے نام محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب اپنے خط مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۷۳ء میں لنڈن سے رقمطراز ہیں:۔

احباب جماعت کے نام السلام علیکم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ اور احباب جماعت اور بہنوں اور بچوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کا روحانی تحفہ بھجواتے ہیں۔

اہم ارشادات

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ پر ابھی تک تکان کا اثر ہے۔ کل یعنی ۱۴ کی شام کو حضور نے کچھ دیر آرام فرمایا۔ رات ساڑھے سات بجے سے ساڑھے ۹ بجے تک حضور امام بشیر احمد صاحب رفیق۔ امام مشتاق احمد صاحب باجوہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور چند دیگر احباب اور مبلغین کرام کے درمیان تشریف فرما رہے۔

حضور نے فرمایا:۔ کہ دنیا میں اس زمانے میں جو چار بڑے بڑے انقلاب آئے اور جن کے متعلق میں لیکچر دے چکا ہوں، ان میں سے چوتھا اور سب سے بڑا انقلاب اسلام کا روحانی انقلاب ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میرے نزدیک Capitalism یعنی سرمایہ دارانہ نظام بھی ایک بہت بڑا انقلاب تھا۔ اسی نظام کے ذریعہ ہوائی جہاز، ریل تار، ٹیلیفون۔ ریڈیو۔ سفر کی سہولتیں۔ مال کی فراوانی۔ اور متعدد ایجادات ہوئیں۔ اور ایک طرح کی انقلابی تبدیلی معرض وجود میں آئی۔ لیکن جس وقت اس نظام نے اپنے حاصل کردہ منافع میں سے عام انسان کو حصہ دینے سے انکار کر دیا تو یہی نظام رجعت پسندانہ نظام بن کر رہ گیا۔ اسی طرح زرعی انقلاب کا مقصد یہ تھا کہ زمین کا نفع برابر تقسیم کیا جائے۔ اس کے بعد کمیونزم آئی لیکن کمیونزم مادی استعداد کی قوتوں اور ذہنی استعدادوں کی نشو و نما تک آکر ٹھہر گئی۔ آگے نہیں گئی۔ اخلاقی اور روحانی قدروں میں داخل نہیں ہوئی۔ اور شغانی سے اعلان کر دیا کہ اچھے خلق وہ ہیں جو ہمارے پروگرام میں ممد اور معاون ہوں حتیٰ کہ اس لحاظ سے سچ بولنا بھی غیر اخلاقی کام بن جاتا ہے۔ اگر وہ ہمارے پروگرام میں ممد و معاون نہ ہوں۔ حضور نے فرمایا۔ کہ تیسرا انقلاب Chinese Social revolution یعنی چین کا سماجی انقلاب ہے۔ حضور نے چیرمین ماؤ کی کتب کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ چیرمین ماؤ نے لکھا ہے کہ تعلیمی اداروں کے فارغ التحصیل طلباء ایسے ہونے چاہئیں جو با اخلاق ہوں۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ جو اخلاق انہوں نے سکھائے وہ قرآن کریم اور حدیث شریف کے مطابق۔ مثلاً انہوں نے کہا کہ چوری نہ کرو۔ استحصال نہ کرو۔ تکبر نہ کرو اسی طرح چیرمین ماؤ کا یہ کہنا کہ تمہارے سر زمین کی طرف جھکے رہیں۔ کیمونزم کا حصہ نہیں بلکہ ایک ایسا قدم ہے جو اسلامی انقلاب کے نزدیک تر لے جانے والا ہے حضور نے چیرمین ماؤ کے ایک ایسے مضمون کا ذکر فرمایا جس کا ان کتب میں ذکر نہیں جو اس وقت دستیاب ہیں۔

فرمایا:۔ جس وقت میں نے یہ مضمون مانگا۔ تو میں نے دریافت کیا کہ کیا اس مضمون کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ جب مجھے بتایا گیا کہ ترجمہ ہو چکا ہے۔ تو میں نے پوچھا کہ کیا تمہیں معلوم ہے مجھے اس مضمون میں دلچسپی کیوں پیدا ہوئی؟ میں نے بتایا کہ اس کی وجہ دراصل یہ ہے کہ یہ مضمون تضاد کے متعلق ہے۔ اور اسلام میں ہمیں ہدایت دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بنیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی صفات میں کوئی تضاد نہیں ہو سکتا۔ نہ ہے۔ لہٰذا دراصل ہمیں جو حکم ہے وہ یہ ہے اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے کے نتیجہ میں ہماری زندگی کی جد و جہد میں بھی کوئی تضاد نہیں ہونا چاہیئے۔ اس اسلامی تعلیم کی روشنی میں مجھے طبعاً یہ دلچسپی پیدا ہوئی کہ دیکھوں کہ چیرمین ماؤ نے جس زمانے میں یہ مضمون لکھا۔ تو ان کو اپنے علاقے میں کون کون سے Contradictions (تضادات) نظر آئے۔ ایک دوسرے مضمون کے پڑھتے وقت ہر ہر قدم پر قرآن کریم کی کوئی آیت یا کوئی حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میرے ذہن میں آ جاتی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ چیرمین ماؤ کے ذہن پر اسلام کا گہرا اثر پڑا ہے۔

۱۵ جولائی ۱۹۷۳ء

آج صبح گیارہ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محترم ڈاکٹر سید ولی احمد شاہ صاحب کے کلینک پر تشریف لے گئے واپسی پر حضور نے شریف الاسلام پیرزادہ مرحوم کی نماز جنازہ ادا فرمائی۔ مرحوم پیرزادہ صاحب حضور کی تشریف آوری سے ایک روز قبل وفات پا گئے تھے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ٥

دفتر کا معائنہ اور احباب سے ملاقات

اس کے بعد حضور نے لنڈن مشن کے دفتر کا معائنہ فرمایا۔ اور ہدایات سے نوازا۔ دفتر کے معائنے کے فوراً بعد حضور محمود ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں احباب بلاک وار انتہائی نظم و ضبط کے ساتھ ترتیب سے بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور نے ہال ہی میں ایک ایک کر کے احباب کو شرف ملاقات و معانقہ سے نوازا۔ ملاقات پونے ایک بجے سے پونے تین بجے شام تک جاری رہی۔ اس دوران حضور مسلسل کھڑے رہے۔ آج ۲۰۵ احباب کو اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اس اثناء میں خواتین نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سے ملاقات کی۔ احباب سے ملاقات کے بعد حضور مسجد میں تشریف لے گئے۔ جہاں بہنوں نے اپنے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی آج ملاقات کرنے والی بہنوں کی کل تعداد ۱۱۰ تھی۔ مردوں سے ملاقات کے بعد حضور کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔ اور فرمایا کہ پہلے تکان کا کوئی اثر تک نہ ہوتا تھا۔ اب دو گھنٹے کھڑا رہا ہوں۔ تو تھک گیا ہوں۔ اس کے بعد حضور نے احباب کو مخاطب فرماتے ہوئے تبلیغ کے سلسلے میں بعض تفاصیل ارشاد فرمائیں۔ جس کا ذکر انشاء اللہ اگلی رپورٹ میں کروں گا وباللہ التوفیق

موسم

موسم یہاں خوشگوار ہو گیا ہے کل تک یہاں بے حد گرمی تھی۔ بلکہ خطرہ تھا کہ غیر معمولی طور پر بارشوں کے نہ ہونے کے باعث Drought اور خشک سالی کے اثرات پیدا نہ ہو جائیں۔ اس وقت ابر چھایا ہوا ہے۔ اور صبح سے وقفہ وقفہ کے بعد ہلکی بوندا باندی ہو رہی ہے کل صبح انشاء اللہ لنڈن سے باہر جانے کا پروگرام ہے۔

آج سنڈے ٹائمز نے حضور کی تشریف آوری کی خبر شائع کی ہے۔

خاکسار۔ محمد علی

پونچھ میں تبلیغی سرگرمیاں (بقیہ صفحہ ۴)

دیا گیا میں نے اسلامی نقطۂ نگاہ سے انسان کو پیدا کرنے کی غرض کے موضوع پر تقریر کی خاکسار کی دو تقاریر پونچھ کے گوردوارے سنگھ سبھا میں ہوئیں۔ جس میں میں نے "اسلام اور سکھ دھرم" پر تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر روشنی ڈالی۔ اس تقریر کا خاطر خواہ اثر ہوا۔

تقسیمِ لٹریچر

دار التبلیغ میں سینکڑوں دوستوں کو لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اس کے علاوہ مسٹر شیخ عبدالرحمان صاحب پریذیڈنٹ جن سنگھ صوبہ جموں و کشمیر۔ ڈپٹی کمشنر صاحب پونچھ۔ تحصیلدار پونچھ اور تحصیل ایجوکیشن آفیسر مسٹر پشتی دیوان۔ مسٹر پشتی کو جب لٹریچر دیا۔ تو سر محمد ظفر اللہ خاں کی ایک کتاب کو دیکھ کر انہوں نے دریافت کیا کیا یہ احمدی ہیں؟ میں نے کہا ہاں۔ تب اپنے سامنے بیٹھے ایک غیر از جماعت دوست سے کہنے لگے۔ تب احمدیت سچی ہے۔ ایسے آدمی کو بے وقوف نہیں بنایا جا سکتا۔

کانفرنس اور اجلاسات

امسال ۲۵ سال کے طویل وقفہ کے بعد پہلی مرتبہ جماعت احمدیہ کی کانفرنس ۲ ستمبر ۱۹۷۳ء کو اپنی پوری شان کے ساتھ منعقد ہوگی۔ اس کے بعد راجوری، چارکوٹ، بڈھالوں میں بھی اجلاسات ہوں گے۔ انشاء اللہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری حقیر ساعی میں برکت دے۔

رپورٹ ہائے ہفتہ قرآن مجید

جماعت احمدیہ یادگیر

۱۵ر وفا بروز اتوار جماعت احمدیہ یادگیر میں ہفتہ قرآن مجید منانے کا اعلان کیا گیا۔ اور بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں ہفتہ قرآن مجید کے پہلے روز خاکسار عبد الحلیم نے "قرآن مجید میں حصول تقویٰ کے ذرائع پر" درس دیا۔

۱۶ر وفا کو مکرم سیٹھ عبد الصمد صاحب نے "قرآن مجید پڑھنے کی برکات" پر درس دیا۔

۱۷ر وفا کی شام کو خاکسار نے "قرآن مجید میں منافقین کی علامات" پر درس دیا

۱۸ر وفا کو مکرم قریشی عبد الوہاب صاحب تیماپوری نے "حقوق والدین" پر درس دیا

۱۹ر وفا کو خاکسار نے قیامت کے بارے میں قرآن کی تعلیم پر درس دیا۔

تربیتی اجلاس کا انعقاد:۔

مورخہ ۲۰ر وفا کو بروز جمعۃ المبارک مسجد احمدیہ میں بعد نماز مغرب مکرم سیٹھ نعمت اللہ صاحب غوری کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جسمیں مکرم عبد الروف صاحب کی تلاوت قرآن اور مکرم ولی الدین خاں کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی خواجہ غوری صاحب نے "حقوق والدین" پر تقریر کی اس کے بعد خاکسار نے "فضائل قرآن مجید" پر تقریر کی۔ اس کے بعد عزیز نور الدین نے ایک نظم سنائی۔ بعد ازاں مکرم صاحب صدر نے بعض قیمتی نصائح سے نوازا۔ اور فرمایا دوست قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے میں رغبت کریں۔ اور اپنے بچوں کو بھی قرآن پڑھائیں۔ تاکہ وہ آئندہ قوم کے اچھے معمار بن سکیں۔ بعد دعا رات کے ۹ بجے جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا

خاکسار:۔ عبد الحلیم مبلغ یادگیر

جماعت احمدیہ تیماپور

ہفتہ قرآن مجید کا جلسہ مورخہ ۲۲ر وفا کو بعد نماز مغرب مکہ مسجد احمدیہ میں مکرم مولوی محمد یوسف صاحب فریدی درویش کی صدارت میں منعقد ہوا۔ سب سے پہلے صاحب صدر نے جلسہ کی اہمیت وخوبی کو سامعین کے سامنے واضح رنگ میں بیان کیا۔ بعدہٗ محمد عمر صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے تلاوت کی اس کے بعد خاکسار نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر ... اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم عبد العزیز صاحب استاد سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ ... فضائل قرآن مجید کے موضوع پر کی دوسری تقریر مکرم محمود احمد صاحب عجب شیر ... قرآن مجید کی روشنی میں منافق کے علامات ... اس کے بعد خاکسار نے پھر ایک نظم بانی جماعت احمدیہ کی سنائی۔ بعد ازاں محمد عمر متعلم جامعہ احمدیہ نے "برکات قرآن" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مبارک احمد صاحب ایڈووکیٹ صدر جماعت احمدیہ تیماپور نے تقویٰ کے حصول کے ذرائع پر کی۔ اس کے بعد صدارتی تقریر مکرم مولوی محمد یوسف صاحب درویش نے تقریباً پون گھنٹہ تک قرآن مجید کی مختلف خوبیوں کو بیان کرتے ہوئے دوسرے مذاہب کی کتب اور قرآن شریف کے فضائل کو احسن رنگ میں بیان کیا۔

دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار:۔ محمد شفیق احمد سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ تیماپور

جماعت احمدیہ سکندرآباد

حسب ارشاد مرکز ۸ر جولائی تا ۱۵ر جولائی ۱۹۷۳ء جماعت احمدیہ سکندرآباد نے "ہفتہ قرآن مجید" منایا ۸ر جولائی تا ۱۲ر جولائی ۱۹۷۳ء بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ الہ دین بلڈنگ سکندرآباد میں زیر صدارت سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سکندرآباد ایک گھنٹہ تک روزانہ اجلاسات ہوتے رہے اور ۱۳ر جولائی بروز جمعہ قرآن مجید کے بارے میں حضور کا جو خطبہ تھا وہ سنایا گیا پھر ۱۴ر جولائی اور پندرہ جولائی کو بعد نماز مغرب جناب میر ابن صاحب کے مکان چلکل گوڑہ میں زیر صدارت سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب نائب پریذیڈنٹ اجلاسات ہوتے رہے۔

ان تمام اجلاسات میں پچھلے سال کے اخبار بدر کے قرآن نمبر اور اس سال کے اخبار بدر کے قرآن نمبر سے مضامین پڑھ کر سنائے گئے۔ اسکے علاوہ محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے فضائل قرآن مجید پر تقاریر کیں۔ مردوں کے علاوہ عورتوں نے بھی اجلاسات میں شرکت کی دعا پر اجلاسات ختم کئے جاتے رہے۔

خاکسار:۔ بشیر الدین الہ دین
سیکرٹری تبلیغ و تعلیم سکندرآباد

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ آئندہ ماہ ستمبر ۱۹۷۳ء میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ بذریعہ اخبار بدر بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے۔

مینیجر بدر قادیان

نمبر خریداری	اسماء خریداران	نمبر خریداری	اسماء خریداران
۱۰۲۰	مکرم مرزا آدم علی بیگ صاحب	۲۰۴۹	مکرم بی اے عبد الرحیم صاحب
۱۰۵۲	،، دلدار علی صاحب	۲۱۵۰	،، شیخ محمود احمد صاحب
۱۰۶۰	،، صاحب دادا خانصاحب	۲۱۵۲	،، ایم عبید اللہ صاحب
۱۱۲۳	،، خواجہ معین الدین صاحب	۲۱۵۳	،، ڈاکٹر سید امجد حسین صاحب
۱۱۸۴	،، عبد الباری صاحب	۲۱۵۴	،، ،، ایم ایچ رحمان صاحب
۱۲۰۲	،، سید کمال الدین صاحب	۲۱۵۵	،، سی ابراہیم صاحب
۱۲۰۸	،، جے ایس راز صاحب	۲۱۵۶	،، محمد لطیف صاحب
۱۲۲۷	،، محمد نور عالم صاحب کلکتہ	۲۱۵۷	،، محمد عبد الرحیم صاحب
۱۲۴۳	،، محمد عبد النبی صاحب	۲۱۵۸	،، عبد الصمد صاحب
۱۲۴۵	،، ناصر احمد صاحب نلگنڈہ	۲۱۶۰	،، سید غلام صاحب
۱۲۴۶	،، محمد عبد اللطیف صاحب	۲۱۶۱	،، محمد حبیب الدین صاحب
۱۲۴۷	،، محمد ظہور حسین صاحب	۲۱۶۲	،، مکرم ایم۔ اے رحیم صاحب
۱۲۵۷F	برمنگھم سنٹرل لائبریری انگلینڈ	۲۱۶۳	،، عارف نظامی صاحب
۱۴۲۸	مسٹر خان بہادر صاحب	۲۱۶۴	،، معتمد لائبریری انجمن دیندار
۱۴۶۵F	مکرم ایم۔ اے رشید صاحب لنڈن	۲۱۶۶	،، محمد عنایت اللہ صاحب
۱۵۰۷	،، شیخ آدم صاحب	۲۱۶۸	،، محمد عظیم اللہ صاحب
۱۵۲۷	،، سلطان احمد خاں صاحب	۲۱۷۰	،، ڈاکٹر نذیر صاحب
۱۶۴۳	،، عبد الرزاق صاحب	۲۱۷۲	،، حسین سہیل صاحب
۱۶۷۷	،، نذیر احمد صاحب کانسٹبل	۲۱۸۶	،، سید عبد الرزاق صاحب
۱۷۴۹	،، بنو شو ہوم یادگیر	۲۲۷۱	،، عبد الستار صاحب سرور
۱۷۶۰	،، سید بشارت احمد صاحب	۲۳۱۰	محترمہ شمیم بیگم صاحبہ بنت
۲۰۰۵	،، خواجہ علیم الدین صاحب		سید حسن صاحب

ہفتہ قرآن مجید کی رپورٹیں

مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے ہفتہ قرآن مجید کی رپورٹیں بغرض اشاعت موصول ہوئی ہیں۔ لیکن بوجہ عدم گنجائش ان کی اشاعت سے معذرت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(ایڈیٹر بدر)

نمبر شمار	نام جماعت	نمبر شمار	نام جماعت
۱	جماعت احمدیہ کنی پورہ	۶	جماعت احمدیہ ساندھن
۲	،، ،، شاد نگر	۷	،، ،، بھدرواہ
۳	،، ،، کلکتہ	۸	،، ،، جموں
۴	،، ،، بمبئی	۹	،، ،، کیرنگ
۵	،، ،، بینگاڈی		

ولادت اور درخواست دعا

خدا تعالیٰ نے خاکسار کے چھوٹے برادر محمد ناصر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو پہلی بچی کے بعد مورخہ ۲۲/۶ کو فرزند عطا فرمایا ہے نومولود ابرار احمد صاحب آف سکرا کا نواسہ ہے۔ زچہ بچہ کی صحت و سلامتی، درازی عمر نیک خادم دین بننے کیلئے۔ درخواست دعا ہے نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار اور خاکسار کے برادر کے کاروبار میں برکت عطا فرمائے

خاکسار:۔ محمد سعید سوداگر آئل ڈیلر قادیان

گم گشتہ راہِ ایمان حاصل کرنیکا آسمانی ذریعہ

(بقیہ صفحہ نمبر ۲)

اس کی روشنی کا انعکاس زمین کو بقعۂ نور بنا دیتا ہے۔ پس امام مہدی وہ قمر موجود ہے جس کے اندر جو ... اہل دنیا کو نظر آتی ہے ... حقیقت میں وہ اُسی سراج منیر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بے نظیر نور کا انعکاس ہے اسی لئے تو حضرت امام مہدی علیہ السلام نے فرمایا:

آؤ لوگو! کہ یہیں نورِ ... پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

آج ان نوروں کا اک زور ہے اس عاجز میں
دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے

جب سے نور ملا نورِ پیمبر سے ہمیں
ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے

مصطفےٰ پر ترا بےحد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

پس گم گشتہ متاعِ ایمان حاصل کرنے کا آسمانی ذریعہ وہی ہے جس کی قرآن و حدیث میں اس طرح نشان دہی کی گئی ہے۔ جب تک اس آسمانی ذریعہ کو عمل میں لاکر دلوں میں ایمان پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی جاتی نہ تو مسلمان انفعالی بحران سے نکل سکتے ہیں اور نہ ملتِ اسلامیہ کی نشأۃ ثانیہ کی پرانی عظمت اور غلبہ کی خواہش شرمندۂ تعبیر ہو سکتی ہیں۔ جماعت احمدیہ نے خدا کے فضل و کرم سے اس آسمانی راہ کو اختیار کیا ان کے دل ایمان کی گرمی اور حرارت سے بہرہ اندوز ہو گئے۔ نتیجۃً اُن کے اندر ایسی قوتِ عملیہ پیدا ہوئی کہ آج اسلام کو مشرق و مغرب میں پھیلانے میں ہر قسم کی مالی و جانی قربانی دے رہے ہیں اور بفضلہ تعالیٰ اُن کی ان قربانیوں کے شاندار نتائج بھی نکل رہے ہیں جن کو ایک دنیا مشاہدہ کر رہی ہے۔ مسیح موعود کی بعثت اور امام مہدی کے ظہور کے نتیجہ میں غلبۂ اسلام کا وہ دور شروع ہو چکا ہے جس کی احادیث میں بشارت دی گئی ہے۔ مسلمانوں کے لئے یہ وقت کفِ افسوس ملنے اور اپنے ایمان سے عاری ہونے پر آنسو بہانے کا نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اُن کے لئے آسمان سے جو راہ کھول ہے اُسے اختیار کر کے دولتِ ایمان سے از سرِ نو مالا مال ہونے اور اپنی متاعِ گم گشتہ کو دوبارہ حاصل کرنے کا وقت ہے۔ مبارک ہے وہ جو اس زندگی کے قیمتی وقت کو صحیح معرفت میں لگاتا اور اپنے دل میں ایسی تبدیلی پیدا کرتا ہے جو اگلی زندگی میں اُسے سرخروئی عطا کرے۔

وما علینا الا البلاغ

اعلانِ نکاح

خاکسار نے مورخہ ۱۳ رمئی ۱۹۷۳ء کو اعجاز عبد اللہ ابن سید محمد محسن صاحب مرحوم کے نکاح کا اعلان عزیزہ مطہرہ خاتون بنت سیٹھ عبد الحمید صاحب کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپے حق مہر پر اور مکرم سید صفی الباری صاحب کے نکاح کا اعلان عزیزہ مہر النسار صاحبہ بنت مکرم سیٹھ عبد الحمید کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

احباب ہر دو رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

سید ابو صالح احمد صدر جماعت کٹک۔

اظہارِ تشکر

احبابِ جماعت کی مخلصانہ دعاؤں کے طفیل خاکسار کا بڑا لڑکا عزیز طارق احمد ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کے فائینل امتحان میں نمایاں کامیاب ہو گیا ہے۔ خاکسار نے اس خوشی میں مبلغ -/۵ روپے درویش فنڈ میں ادا کئے ہیں۔

میں تمام احبابِ جماعت کا دل سے مشکور ہوں اللہ تعالیٰ اس کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

خاکسار سید ابو صالح احمد صدر جماعت کٹک (اڑیسہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفرِ یورپ

(بقیہ صفحہ اوّل)

یہ ... دورہ کا مقصد یہ ہے کہ احبابِ جماعت سے ملاقات ہو۔ حضور نے انگلستان میں شائع شدہ ایک مضمون کا حوالہ بھی دیا جس میں اس نظریہ پر بحث کی گئی ہے کہ برطانیہ چار حصوں یعنی انگلستان، ویلز، سکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ میں بٹ کر رہ جانے کا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ بظاہر حالات اس انجام کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ حضور نے ایک نوجوان اخباری نمائندے کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی عمر ۲۵ سال کے لگ بھگ ہو گی۔ اس عمر کے نوجوانوں کو ان ذمہ داریوں کا بوجھ اُٹھانے کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا چاہیئے جو عنقریب ان کے کندھوں پر پڑنے والی ہیں۔ فرمایا کہ بنی نوعِ انسان کو اپنی بقاء کی خاطر متحد ہو جانا چاہیئے۔ ایسے اتحاد کے لئے ارفع انسانی قدروں کو بنیاد بنایا جا سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر پرانی نسل اپنے مسائل کے حل میں ناکام ہو جائے تو لامحالہ نئی نسل کو یہ بوجھ اُٹھانا ہو گا۔ نیز فرمایا کہ نوجوانوں کو غور و فکر اور مشاہدے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اپنے فیصلے خود کرنے کے قابل ہو جانا چاہیئے۔ اور ان پر عمل کرنے کی صلاحیت پیدا کرنی چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ سب سے اعلیٰ یونیورسٹی تو یہی ہے کہ انسان خود مشاہدہ کرے۔ نتائج خود اخذ کرے اور ان پر عمل کرنے کی عادت پیدا کرے۔ ہز ایکسی لینسی ہائی کمشنر آف گیمبیا کو مخاطب کر کے فرمایا کہ نصرت جہاں سکیم کے ماتحت افریقہ میں عظیم الشان کام ہو رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ گیمبیا کے دورے کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے تفضل فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو اس سکیم کے جاری کرنے کے متعلق راہنمائی فرمائی۔ جب فوٹوگرافروں کی درخواست پر حضور نے انہیں فوٹو لینے کی اجازت مرحمت فرمائی تو انگریز نوجوانوں کے لمبے لمبے بالوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور نے مسکرا کر فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ لندن میں حجاموں کا قحط پڑ گیا ہے جس پر سب کھل کھلا کر ہنس پڑے اور بہت محظوظ ہوئے۔ حضور نے جب تمام گاہ پر تشریف لے جانے کے لئے ...۔ انتظار گاہ سے باہر قدم رنجہ فرمایا تو بیسیوں ساکن کیمرے، مووی کیمرے اور کیلسوریٰ کیمرے حرکت میں آ گئے۔ حضور کا قافلہ احبابِ جماعت کی معیت میں گرین ہال روڈ کی طرف روانہ ہوا۔ جہاں لندن مسجد کے علاوہ محمود ہال کی نئی اور شاندار عمارت تین سال قبل تیار ہوئی تھی۔ اور جہاں لندن مشن کے ہیڈ کوارٹرز ہیں۔ اور جہاں حضور ان دنوں قیام فرما ہیں گے۔ مشن ہاؤس کے وسیع میدان میں سینکڑوں کی تعداد میں شمع خلافت کے پروانے جمع تھے۔ جنہوں نے حضور کی تشریف آوری پر اس والہانہ انداز سے نعرہ ہائے تکبیر اور حضرت امیر المومنین زندہ باد اسلام اور احمدیت زندہ باد کے نعرے بلند کئے کہ دل جھوم اُٹھے۔ حضور کی طبیعت لو لگ جانے کے باعث پچھلے کئی ہفتوں سے پہلے ہی ناساز تھی۔ اس سفر کی کوفت کی وجہ سے حضور پر تکان اور ضعف کا نمایاں طور پر اثر تھا۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اعلان کیا جائے کہ تکان اور ضعف کی وجہ سے آج ملاقات اور مصافحہ نہیں فرما سکیں گے۔ ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دیا جائے کہ انشاء اللہ کل ملاقات ہو گی۔ فرمایا یہ کہنا کافی نہیں کہ مصافحہ نہیں ہو گا۔ اس کی وجہ بھی بتانی چاہیئے کہ ملاقات کیوں نہیں ہو گی۔ اور کل کی ملاقات کا اعلان بھی ہونا چاہیئے حضور اگرچہ بے حد کمزوری محسوس فرما رہے تھے لیکن حضور نے ازراہ شفقت اجازت مرحمت فرمائی کہ احباب ایک ایک کر کے حضور سے مصافحہ کئے بغیر مل کر گزرتے جائیں۔ چنانچہ انتہائی نظم و ضبط کے ساتھ احباب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر ایک ایک کر کے گزرتے چلے گئے۔ یہ بذاتِ خود ایک روحانی تجربہ تھا۔ دل پگھل گئے اور دلوں سے اللہ تعالیٰ سے حضور دعائیں نکلیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ہمارے پیارے آقا کو صحت والی اور لمبی عمر عطا فرمائے اور ان کا سایہ ہمارے لئے لمبا کر دے آمین۔ حضور بعض احباب سے نام لے کر اور بچوں کو بھی ان کے چہرے بشرے سے پہچان کر نہایت شفقت اور محبت کے ساتھ گفتگو فرماتے رہے۔

جماعت احمدیہ لندن کیا بچے اور کیا نوجوان اور کیا انصار سبھی جس انہماک ذوق و شوق اور سرور کے ساتھ مختلف انتظامات میں مصروف ہیں۔ اس کو دیکھ کر رشک آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس محبت اور اخلاص میں برکت ڈالے اور قبول فرمائے۔ آمین۔

محبت بھرا اسلام

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام احبابِ جماعت کو محبت بھرا ...

احمدیہ کانفرنس پونچھ

جملہ جماعت ہائے احمدیہ جموں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال احمدیہ کانفرنس پونچھ مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۷۳ء بروز اتوار بمقام پونچھ شہر میں بڑی شان کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے۔ تمام جماعتہائے احمدیہ صوبہ جموں سے التماس ہے کہ وہ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے کثرت سے شرکت فرمائیں ۔

بعدہٗ مورخہ ۱۰ ستمبر راجوری شہر میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوگا۔ اس کے علاوہ نیار کوٹ۔ بڈھانوں میں بھی اعلیٰ پیمانہ اجلاسات ہوں گے کانفرنس میں شرکت کرنے والے حضرات سے درخواست ہے کہ وہ پہلے سے ہی اپنی آمد کی اطلاع دیں ۔

حمید الدین شمس مبلغ جماعت احمدیہ پونچھ
احمدیہ مسجد وارڈ نمبر ۳

درویشان قادیان

کے متعلق آپ کے مقدس اور پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔
"درویشان قادیان جو اپنے ذریعہ معاش کے انتخاب میں آپ کی طرح آزاد نہیں جن کا میدان عمل قادیان کی مختصر بستی تک محدود ہے۔ وہ وہاں صرف اپنی نہیں ساری جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں گویا باوجود اپنی خواہشوں کے ان کے لئے محدود ہو کر رہ گئی ہے ان کے ذرائع معاش محدود ہیں۔ اُن کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے خیرات کے طور پر نہیں بلکہ قدردانی اور محبت کے جذبات کے ساتھ اُن کی ہر طرح امداد کریں تا وہ فارغ البالی اور بے فکری کے ساتھ مرکز سلسلہ و شعائر اللہ کی حفاظت کے مقدس فریضہ کی ادائیگی میں دن رات مصروف رہیں اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں اور زیادہ برکت دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ"

پس وہ احباب جو خطیر رقم اس فنڈ میں نہیں دے سکتے وہ صرف ۱۲/- روپے سالانہ ۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء تک ادا کر کے اپنے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہہ کر رضاء الٰہی حاصل کریں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء ۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

بہ مرمت خیال فرمائیے

آپ کی اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پرزہ نہیں مل سکا تو وہ پرزہ نایاب ہو چکا ہے آپ فوری طور پر ہمیں خط یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پیٹرول سے چلنے والے نیز ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزے دستیاب ہوتے ہیں ۔

آٹو ٹریڈرز ۱۰ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 10 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE" { فون نمبرز:- 23—1662 23—5222

سالانہ احمدیہ کانفرنس کشمیر

مورخہ ۱۸ ۔ ۱۹ اگست ۱۹۷۳ء بمقام سرینگر کشمیر

جملہ جماعتہائے احمدیہ کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال آل احمدیہ کانفرنس کشمیر مورخہ ۱۸ و ۱۹ اگست بروز ہفتہ۔ اتوار احاطہ مسجد احمدیہ سرینگر متصل جی آئی۔ پی آفس سرینگر میں منعقد ہو رہی ہے۔ سرینگر کانفرنس کے بعد دو کل اجلاسات ہوں گے۔ آنے والے حضرات سے التماس ہے کہ وہ پہلے سے ہی اپنی آمد کی اطلاع دیں۔ موسم کے مطابق اپنے بستر ہمراہ لائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین ۔

غلام نبی نیاز خادم سلسلہ مسجد احمدیہ نزد جی۔ آئی۔ پی
آفس سرینگر۔ کشمیر

خالی آسامیاں

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بعض ادارہ جات میں کارکنان درجہ اول و دوم کی آسامیاں خالی ہیں۔ خواہشمند احباب جو مرکز میں آکر سلسلہ کی خدمت کرنا چاہتے ہوں اور مرکز کی برکات سے مستفیض ہونا چاہتے ہوں۔ اپنے اپنے مقامی امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی سفارش اور مطلوبہ تعلیمی سرٹیفکیٹ کے ساتھ اپنے کوائف اور خدمات دینیہ پر مشتمل درخواست نظارت ہذا میں بھجوا دیں اور اگر کوئی پہلے کسی جگہ پر سروس کی ہو تو اس کا بھی ذکر کیا جائے۔

کارکن درجہ اول ۔ (گریجوایٹ) کا گریڈ

۱۵۰ – ۸ – ۲۳۰ ۔ ۱۲/۵۰ ۔ ۳۵۵

کارکن درجہ دوم۔ (میٹرک یا ایف اے) کا گریڈ

۱۳۰ – ۵ – ۱۸۰ – ۶ – ۲۴۰ – ۷ – ۲۷۵

سروس کمیشن کا امتحان دینے پر نتیجہ تاریخ سے امتحانی عرصہ شروع ہوگا۔ اور اس کے ایک سال بعد مستقل کیا جائے گا اور دو سال کے بعد ترقی شروع ہوگی ۔

ناظر اعلیٰ قادیان

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

کراڈ ایبدرا اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں ۔

AZAD TRADING CORPORATION
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA—12

درخواست دعا

مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی کی اہلیہ محترمہ امرتسر وی۔ جے ہسپتال میں تا حال زیر علاج ہیں۔ مورخہ ۸/۲ کو حالت تشویشناک ہو گئی۔ جس کی وجہ سے خون دیا گیا۔ وقتی افاقہ ہوا۔ اس کے بعد حالت تشویشناک ہے۔ آکسیجن دی جا رہی ہے۔ احباب درد دل سے موصوفہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعا فرمائیں۔

(ایڈیٹر)